بُنا گیا ہے مگر اب مغرب اپنی مذہبی اقدار پیش کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو چکا ہے۔ نتیجتاً امریکی معاشرہ اسلامی دنیا کو یہ بات ماننے پر آمادہ کرنے میں ناکام ہے کہ شہری آزادیوں کے تصور نے ابتداء میں امریکی مذہبی عقائد کی کوکھ سے جنم لیا تھا۔"

لبنانی تنظیم "انسانیت اور انسانی حقوق کی فاونڈیشن" کے ڈائریکٹر وائل خیر نے کہا کہ اسلام اور مغرب کے درمیان سرد جنگ کے دور کی دھڑے بندی پیدا نہیں ہوگی کیونکہ سوویت یونین ایک وقت دنیا کی "سپر پاور" تھا جبکہ اسلام نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ "اخلاقی اقدار اتنی ہی مضبوط ہیں جتنے ان کے علمبردار"۔ امریکہ اس وقت دنیا کی واحد سپر پاور ہے۔ اس لیے اسلام اور مغرب کے درمیان کسی بڑے تصادم کی توقع نہیں ہے۔ البتہ بعض امور پر چھوٹی موٹی جھڑپیں ہوتی رہیں گی۔

کانفرنس میں ایک مسلمان اہل علم نے اس بات سے اتفاق کیا کہ اسلامی روایت میں نہ صرف آبادی میں مذہبی تنوع بلکہ تبدیلیٔ مذہب کی گنجائش بھی موجود ہے۔ (رپورٹ - واشنگٹن ٹائمز)

"شیطانی آیات" پر مسلمانوں کے غم و غصہ کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔" آرک بشپ آف کنٹربری

آرک بشپ آف کنٹربری جارج کیری نے یونیورسٹی آف یارک (برطانیہ) میں مذہبی رواداری کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے غم و غصہ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے جس کا اظہار انھوں نے سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" کی اشاعت پر کیا۔

آرک بشپ آف کنٹربری نے "شیطانی آیات" کی اشاعت پر مسلمانوں کے ردعمل اور یسوع مسیح سے متعلق فلم "دی لاسٹ ٹمپٹیشن آف کرائسٹ" کو بی۔ بی۔ سی ٹیلی وژن پر دکھانے کی تجویز کے خلاف عیسائیوں کے ردعمل کا موازنہ بھی کیا۔ واضح رہے کہ اس فلم میں یسوع مسیح کو جنسی تعلقات قائم کرتے دکھایا گیا ہے۔ بشپ نے کہا کہ انہیں خوشی ہے کہ بی۔ بی۔ سی نے لوگوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے فلم کی نمائش کا ارادہ ترک کر دیا۔ کیوں کہ اس فلم کی نمائش سے عیسائیوں میں جو ردعمل پیدا ہوتا، اس سے "شیطانی آیات" کے خلاف مسلمانوں

کے جذبات کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔

جارج کیری نے کہا کہ "شیطانی آیات" میں مسلمانوں کے خیال کے مطابق پیغمبرِ اسلامؐ کی جو توہین کی گئی ہے اس سے ان کے عقائد وجذبات مجروح ہوئے ہیں۔ جسے اب میں بخوبی سمجھ سکتا ہوں کیونکہ یہ اس ذات کی توہین ہے جسے مسلمان سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور جس کی خاطر وہ جان بھی دے سکتے ہیں۔ (روزنامہ مساوات، لاہور- 24 نومبر 1991ء)

مشن

"تبلیغ عیسائیت 2000ء" — ذرائع اور تعاون کے لیے ایک بین الاقوامی مرکز کا قیام

پوپ جان پال دوم کی اپیل پر ایک بین الاقوامی دفتر کا قیام عمل میں آیا ہے جو ہر جگہ کیتھولک چرچ کو سرگرم عمل کرنے کے لیے ایک پروگرام تشکیل دے گا تاکہ کیتھولکوں میں تبلیغ کے اس شعور کو اجاگر کیا جاسکے جس کا اظہار پوپ پال ششم نے اپنے پاپائی خط میں ان الفاظ میں کیا تھا" چرچ کا مقصدِ وجود یہ ہے کہ وہ تبلیغ کا کام سرانجام دے۔" اس نئی مہم کا عنوان "تبلیغ عیسائیت 2000ء" ہے۔ ایشا اور جزائر بحرالکاہل کے لیے اس کا دفتر سنگاپور میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کے مقاصد میں ایسے افراد کی تیاری شامل ہے جو یسوع کے حقیقی وفادار بن کر عقیدے کے مطابق زندگی گزاریں، عقیدے کے مطابق خدا کی عبادت کریں اور عقیدے کے جذبے سے ایک دوسرے کی خدمت کریں۔

تبلیغِ عیسائیت کے دس سالہ پروگرام کی مختلف کوششوں میں سے ایک یہ ہے کہ دنیا بھر میں پادریوں تک رسائی حاصل کی جائے۔ اس سلسلے میں ستمبر 1990ء میں ایک اعتکاف کا اہتمام کیا گیا جس میں 5 ہزار پادریوں اور ایک سو بشپوں نے شرکت کی۔ اعتکاف کا موضوع "تبلیغ کے لیے بلاوا" تھا۔ مزید برآں مختلف براعظموں کے بشپوں کے لیے "مشنری تحریکی اعتکافات" کے پروگرام الگ سے بنائے یا چلائے جارہے ہیں۔ فیڈریشن آف ایشین بشپس کانفرنس نے انڈونیشا کی بشپس کانفرنس کے توسط سے جنوری 1991ء میں ایک اعتکاف کا اہتمام سلوٹو (انڈونیشیا) میں کیا جس میں جنوب مشرقی ایشیا کے 19 بشپوں نے شرکت کی۔